رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۹ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۲

مسیح ابن اللہ ۲ر
اثمار شیریں ۲ر
میزان الحق ۴ر
طریق الحیات ۲ر
کشف القرآن ۶ر
عقاید اسلامیہ ۱۰ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۴ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام ۲ر
دعوتِ اسلام ۶پائی
گنجینۂ اسلام رومن ۸ر
بے گناہ نبی ۳پائی
فارقلیط ״
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ״
حضرت محمد ״
انجیل شریف کی صحت و درستی ״
اسماء الٰہی ״
خدا کے دس حکم ״
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں ״
مسیح یا محمد ״
نماز ״
سچا اسلام ״
قرآن ״
یسوع مسیح ״
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا ״
سورہ فاتحہ ״
ہمارا شافع کون ہے ״

خدا ہمارا باپ ۲پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی ״
انصاف کا دن ״
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۵ر
اصلاح زراعت ۱ر
اصلاح اخلاق ۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر
شادی کی بابت خیالات ۱ر
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۹پائی ۱ر
اُردو کی پہلی کتاب ۱ر
اُردو کی دوسری کتاب ۲ر و ۳ر
اردو کی تیسری ۲ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۲ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۳ر
گورمکھی قاعدہ ۳پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب ۹پائی
״ ״ پنجابی اردو حروف ״
״ ״ رومن اردو ״
״ ״ گورمکھی ״

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر ۱ر
سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی ۱ر
سوالات لوقا کی انجیل پر ״ ۱ر
سوالات یوحنا کی انجیل پر ۱ر

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسا ۱۲ر
حل مشکلات حصہ اول ۶ر
تحقیق بائبل ۴ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائبل ۱۲ر
حیات مسیح ۲ر
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۲ر
کشف الحقایق ۸ر
راہِ زندگی ۱۲ر
موازنۂ مذاہب رومن ۸ر
صحت جسمی اُردو ۴ر
انجیل برناباس کے حالات کا رسالہ ۲ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر ۱۲ر
القاب مسیح ۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ سوالات ۴ر

متفرق کتابیں

دائی گری رومن اردو ۸ر فارسی اُردو ۴ر
ہدایت تیمارداران رومن اردو ۵ر
ابن حور اردو ۸ر - رابنسن کروسو ۱۲ر
طلائی شمعدان ۴ر - مارکوپولو کا سفرنامہ ۴ر
روح سے معمور زندگی ۴ر
طریق دعا ۴ر
شعاع نور حصہ اول و دوم ۵ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر



نورافشان

لودیانہ - جمعہ - ۹ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

مور بھنج ریاست کے مہاراجہ کار (عمر ۱۱ سال) ۳۱ تاریخ ۱۱ء رد اں کو مور بھنج میں ایک ہدف پر نشانہ لگاتے ہوئے زخمی ہوگئے بندوق نیچے کئے ہوئے اس میں سے کارتوس نکال رہے تھے - کہ گھوڑا خود بخود گر گیا اور گولی بندوق میں سے نکلکہ آپ کے پاؤں میں جا لگی - کار صاحب کلکتہ کے میڈیکل کالج ہسپتال میں لفٹنٹ کرنل برڈ کے زیر علاج ہیں -

پبلک سروس کمیشن کا اجلاس مدراس میں فروری کے پہلے ہفتہ میں ہوگا -

کلکتہ کے لارڈ بشپ صاحب نے پادری ڈبلیو کے فرنگر بی ڈی کو کلکتہ کا آرچ ڈیکن مقرر کیا ہے - ریورنڈ ہل جے - ڈبلیو کنگس نے استعفیٰ دیدیا ہے -

پیر کی صبح کو شملہ کے محکمہ زلزلہ نے ۹ بجکے ۱۲ منٹ دن کو زلزلہ کا ایک ہلکا سا جھونکا محسوس اور درج کیا جو اپنے مخرج سے ۳۰۰ میل دور تھا -

الہ آباد ہائی کورٹ نے گورکھپور کے سشن جج کا وہ فتوے موت قایم رکھا جو جج مذکور نے سکھو نامی موچی پر مس مرنی کے قتل کے معاملہ میں دیا تھا - جو گزشتہ ماہ ستمبر میں ریل کا سفر کرتی ہوئی قتل ہوئی تھی -

ہر ہائینس دی بیگم آف بھوپال نے سینٹ جان ایمبولنس ایسوسی ایشن کی ہندوستانی شاخ کے ہیڈ کوارٹر فنڈ میں ۲۰۰۰ روپیہ کا عطیہ دیا ہے - ہر ہائینس ایمبولنس (میدان جنگ کے شفاخانہ کا عملہ) کے کاموں میں بڑی گہری دلچسپی رکھتی ہیں اور ریاست بھوپال کے مرکزی پریذیڈنٹ ہیں -

روس و انگلستان کے اتحاد کے استحکام پر لندن کے ایک جلسہ دعوت پر خوب دوستانہ تقریریں ہوئیں -

چین کے صرف ایک صوبے میں پچھلے سال ۲۲ ہزار اشخاص کو بجرم ڈکیتی و فساد وغیرہ پھانسی کی سزا ہوئی -

مجوزہ ریلوے لائنوں میں سے جن کی آخری پیمائش کی منظوری عطا ہوئی ہے ان میں چند یہ ہیں :-

ارٹبو کے ہیڈ بر دریائے راوی تا چنیوٹ براستہ لائلپور ۷۱ میل اور چنیوٹ تا شاہ پور براستہ سرگودہ (۵۰ میل) از سرگودہ تا گجرات ۸۵ میل از لالہ موسیٰ تا گجرانوالہ براستہ چوہڑکانہ ۸۵ میل یہ آخری لائن تکمیل پر گر گوجرانوالہ سے براستہ ڈسکہ سیالکوٹ تک بڑھا دی جائے تو بہت ہی مناسب ہوگا -

جہانگیرہ اور خیرآباد اسٹیشنوں کے ڈاکہ کے مجرموں کا تا حال کچھ پتہ نہیں چلا - مختلف خیالات کا اظہار ہو رہا ہے -

پیرس میں کل سلطنتوں کی مشترکہ کوشش سے دنیا کا ایک نیا نقشہ کلاں ترین پیمانہ پر تیار ہو جائے - بوقت تکمیل وہ (۱۳۱) فیٹ لمبا اور (۶۰) فیٹ چوڑا ہوگا - اس میں ہندوستان ۱۲×۱۰ فیٹ جگہ لیگا -

شاہ سویڈن کی والدہ (۷۷) سال کی عمر میں پچھلے دنوں حرکت قلب کے بند ہونے سے فوت ہوئی -

آنریبل مسٹر گوکھلے کا دل بہت کمزور ہو گیا ہے - ڈاکٹروں نے لمبے سفروں کی ممانعت کر دی ہے -

تعیناتی رائے لچھمی داس بہادر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ایک ماہ کے لئے قائمقام کپتان پولیس رائے بریلی ہوئے - ڈاکٹر کرافورڈ سول سرجن بنارس مامور ہوئے -

تبدیلی - مولوی محمد نور الحسن صاحب ڈپٹی علیگڈھ سے بجنور کو - میجر بیرڈ سول سرجن بنارس سے گونڈہ کو - بابو جیا رتن صاحب ڈپٹی بجنور سے جونپور کو مرزا تصدق علی بیگ صاحب ڈپٹی اناؤ سے باندا کو

اختیارات - منشی اقبال بہادر - منشی حمید حسین خاں صاحب با اختیارات مجسٹریٹ درجہ سوم بنچ آنریری مجسٹریٹاں شاہ آباد ضلع ہردوئی میں شامل کئے گئے -

تار برقی

۲ جنوری نیویارک۔ رو جنیا کا واقعہ میکسیکو میں تین دن کی جنگ جاری ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ متحدین کی حالت ابتر ہوتی چلی جارہی ہے۔ ہر دو جانب سے اب تک ایک ہزار آدمیوں کا نقصان ہو گیا ہے۔ اکثر مجروحین میدان جنگ ہی میں چھوڑ دیئے گئے۔ باغی لوگ توپوں اور چھوٹی چھوٹی بندوقوں کو استعمال کر اور نزدیک نزدیک آرہے ہیں۔ مجروح متحدین کی حالت بہت بڑی خوفناک ہے۔ اور اُن میں سے بہت سے لوگ بے تحاشہ گولہ باری کرتے ہوئے دریا سے عبور کرکے صوبجات متحدہ امریکہ میں داخل ہورہے ہیں۔ مگر امریکن لوگ اُن کو نکال رہے ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ پر تین سو غیر مجروحین پاپیادہ دریا سے پار آتے آئے تھے۔ مگر ان کے ہتھیار چھین لئے گئے۔ اور میکسیکو میں واپس کر دیئے گئے۔ انہوں نے امریکنوں سے بڑی آہ وزاری کے ساتھ درخواست کی کہ اگر ہم کو واپس کر دوگے تو باغی ہم کو بالضرور قتل کر ڈالیں گے۔

لارینڈوس سے ایک تار مظہر ہے کہ نیو الارینڈوس میں باغی غضب کے حملے کر رہے ہیں۔ طرفین کا نقصان بہت ہی شدید ہے۔

۲ جنوری ڈربن ہندوستانیوں کو جو مسٹر گاندھی نے ایک خط لکھا ہے۔ اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ کے ساتھ جو خط وکتابت ہو رہی ہے۔ ابھی تک اُس کا نتیجہ نہیں نکلا۔ اور کہا ہے کہ اگرچہ سرکار سے ہماری التجاؤں کے منظور ہونے کی اُمید نہیں ہے۔ تو بھی اُس نے پر ٹیوریہ جانا کرنے کو ابھی ملتوی رکھا ہے۔ اور جو لوگ رہا کر دئے اور قید ہوئے ہیں مستعد اور ضامن ہیں۔ ان کو کہتا ہے کہ اس اثنا میں خوب تیار رہو۔

پادری صاحبان اینڈ ریوز اور ڈبلیو پیرسن ہندوستانیوں کی حالت دریافت کرنے کے لئے ڈربن میں پہنچ گئے ہیں۔ مسٹر گاندھی اور دیگر سربر آوردہ ہندوستانیوں نے ان کا بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا۔

۴ جنوری ڈربن۔ اس خط وکتابت کی بابت جو مشہور و معروف مینشکرے کا شتکار سینٹر کمپل اور مسٹر گاندھی کے درمیان ہو رہی ہے۔ رپورٹر سے ملاقات کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ میں نے مسٹر کمپل سے اپیل کی ہے۔ کہ آپ ہمارے ساتھ ملکر کام کریں۔ چونکہ مسٹر کمپل نے جواباً لکھا کہ میں تمہارے ساتھ دل سے کلی اتفاق رکھتا ہوں کہ ۳ پونڈ ٹیکس موقوف کر دیا جائے۔ اور ہندوستانیوں سے سخت خدمات لئے جانے اور لائسنس کے قوانین کے دور کئے جانے کے واسطے ابھی تک ہندوستانیوں کا مددگار رہوں۔ مگر ساتھ ہی اس کے مسٹر کمپل نے مسٹر گاندھی سے اپیل کی ہے کہ وہ بدعنوانیوں سے باز آجاوے اور اس کمیشن کو قبول کرنے سے انکار نہ کرے۔ جس میں منصف مزاج اور قابل اعتبار آدمی شامل ہیں۔ اس کے جواب میں مسٹر گاندھی نے کہا کہ سٹرائیک اور قید جس وجہ سے ظہور میں آئیگی۔ وہ صرف سرکار کی اس وعدہ کی خلاف ورزی کے خلاف ہے جو سرکار نے مسٹر گوکھلے سے تین پونڈ ٹیکس کی بابت کیا تھا۔ نہ کہ اس عام سلوک کے خلاف ہے جو ہندوستانیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے جس سے عہد لیا گیا ہے۔ اور کہ اگر سرکار نے ہندوستانیوں کی درخواست نامنظور کی تو اندیشہ ہے کہ ہڑتال تھوڑی سی تکلیف کے بعد اور زیادہ زور و شور سے سرسبز ہو جائے۔ آخر کار مسٹر کمپل نے جواب دیا کہ میں خوش ہوں کہ سٹرائیک معاہدہ شدہ ہندوستانیوں کے ساتھ جو عام سلوک کیا جاتا ہے۔ اُس کے خلاف نہیں ہے۔

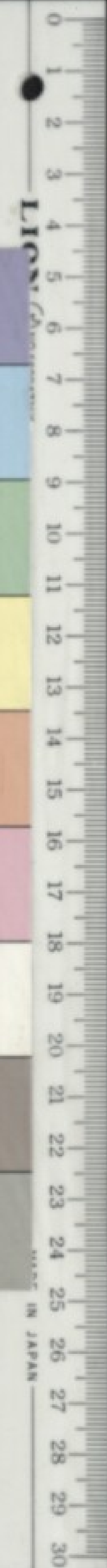
۵ جنوری ڈربن۔ جو پادری صاحبان ہندوستان سے امریکہ میں ہندوستانیوں کی حالت دریافت کرنے گئے ہوئے ہیں اُنہوں نے آج سٹنہم میں درس دیتے ہوئے ظاہر کیا۔ کہ ہندوستان کے تمام لوگ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں سے نہایت ہی ہمدرد ہیں۔ مسٹر اینڈ ریوز نے وہ سنسکرت نظم پڑھی جو مسٹر انیدرا ناتھ ٹیگور نے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے لئے بطور انعام اُن کو دی تھی۔

۶ جنوری لندن سینٹ پیٹرز برگ سے ارنگ پوسٹ کو تار بھیجا گیا ہے۔ وہ مظہر ہے کہ منگول مشن بہ عزم روانہ ہوگی یقین کیا جاتا ہے کہ تین ملین روبلس قرضہ لینے کا انتظام ہو چکا ہے۔ اور کہ روس بھی آلات جنگ کے لئے درخواست کے منظور کرنے پر راضی ہے۔ مگر کہتا ہے کہ شرط یہ ہے کہ ازیں پیشتر چین کے ساتھ تمام مخالفت دور ہو جائے۔

بعد کی خبر ہے کہ روس جو روپیہ اور حربات جنگ حاصل کرنگی جو خواہشیں منگول مشن کی تھیں وہ اس معنی میں کامیاب نہیں ہوئیں جس کے آکر روسنہ سفیر تھے۔ روس منگولیا کی اسی حد تک امداد کرنے کو تیار ہے۔ جہاں تک کہ چین کے ساتھ با امن تعلقات رکھنے میں ہرج نہ ہو۔

۶ جنوری۔ اٹاوا۔ ڈیوک آف کناٹ نے پریذیڈنٹ ولسن کو ذیل کا تار دیا ہے۔ کہ باشندگان ڈومینین کے نام سے میں آپ کو نئے سال کی مبارکبادی دیتا ہوں اور بھروسہ کرتا ہوں کہ صوبجات متحدہ امریکہ اور ہمارے درمیان موجودہ قابل احساس برابر جاری رہینگے۔

۶ جنوری۔ صوفیہ۔ بلغاری پریمیر ڈاکٹر رڈوس لاوروف نے بادشاہ اور پارلیمنٹ کی جانب سے کیبنیٹ کی پوزیشن صاف کرنے کے لئے استعفا دیدیا ہے۔ اس پر بادشاہ نے اُس کو ایک نئی وزارت از سر نو بنانے کا کام سپرد کر دیا۔ بادشاہ کی یہ تمام کوششیں رائگاں گئیں۔ کیونکہ سوشیالسٹ اور اگریری لوگ اس کے ساتھ ملکر کام کرنے پر راضی نہیں ہیں۔ پہلی ہی کیبنیٹ اب از سر نو مقرر ہو گئی ہے۔ سوائے ایم گنداریف کے جو جیکا کی جگہ میں بیٹھ گیا ہے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

ڈاکٹر مس ایم آر گرنفیلڈ صاحبہ کا

الوداعی جلسہ

۲۰ ماہ حال کو ۳ بجے شام پریسبیٹرین چرچ کے گرجا گھر میں بڑی شان و تجمل سے ہوا۔ حاضرین جلسہ کی تعداد خاصی تھی اور سب ایک دل و جان ہو کر شریک ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ شروع میں میر مجلس پادری ای۔ ایم ویری صاحب نے کلام الٰہی میں سے ایک دو مقام پڑھے۔ کہنہ کے پادری ای۔ پی نیوٹن صاحب نے دعا کی۔ بعد ازاں گیت گایا گیا۔ پھر پادری غلام مسیح صاحب پاسٹر کلیسیا نے اپنا الوداعی درس پڑھا۔ پھر مشن پریس کے مالک و منیجر و میونسپل کمشنر مسٹر پی دائل نے شستہ اور سلیس اُردو میں ایک مضمون اور حسب حال درس پڑھا جس میں اُنہوں نے مس صاحبہ موصوفہ کے کارہائے نمایاں اور خجستہ خصائل کا مفصل ذکر کر کے خدا کا شکر کیا۔ اور ساتھ ہی اُن کی روانگی پر اظہار افسوس بھی کیا۔ جو موزون تھا۔ اور بڑی خندہ پیشانی سے الوداع کہی۔ پھر مس الفت امین سنگھ صاحبہ نے ایک درس دیا۔ اور مسٹر این سی گھوس صاحب ہیڈ ماسٹر سی۔ بی۔ ہائی سکول نے کلیسیا کی جانب سے ایک تحفہ دیا۔ جواباً مس صاحبہ موصوفہ نے بڑی عجز و کسر نفسی کے ساتھ درس دہندہ صاحبان اور کل کلیسیا کا شکریہ ادا کیا اور خدا کا بھی شکر کیا کہ اُس نے ان سے ایسی خدمات کرائیں۔ اور اس وقت یہ اعزاز عطا فرمائی۔ میر مجلس صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کرنے کے بعد دعا کی ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ اور کل حاضرین گرجہ کے احاطہ میں فراہم ہو کر محبتانہ چائے نوشی کے بعد رخصت ہوئے۔ مس صاحبہ واقعی لائق اور محنت کش کام کرنے والی اور اسی اعزاز کے مستوجب تھیں۔ مسٹر پی دائل کا محولہ بالا درس آئندہ ہفتہ درج کیا جائیگا۔

انجیل واقعی صلح بخشنے والی ہے۔

انجیل کا اصل منشا دنیا میں صلح اور امن لانا ہے۔ اور جہاں جہاں یہ گئی ہے وہاں وہاں اس نے صلح اور امن قائم کر دیا ہے۔ گو جہاں اس کا گذر نہیں ہوا۔ یا جہاں لوگوں نے اس کو قبول نہیں کیا اور اس کی قدر اور قدرت کو نہ جانا اور اس کو درست طور سے استعمال نہیں کیا وہاں اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ ایسے ہی لوگ ہمیشہ یہ کہا کرتے ہیں کہ یہ انجیل کافی نہیں۔ کوئی اور دوسری انجیل کی ضرورت ہے کیونکہ اس انجیل کی موجودگی میں بھی باہمی منافرت۔ قوموں میں دشمنی اور عناد۔ جابجا جنگ اور بغاوتیں اور بلوے اور شر انگیز اور جھگڑے ہو رہے ہیں۔ اسی لئے بہت سے لوگ بہت سی تجاویز صلح اور امن کی پیش کرتے۔ اور ان تجاویز کو اکسیر اعظم سمجھتے ہیں۔ ست سی سکیمیں تیار ہوتی ہیں۔ قسم قسم کے قیاسات اور فلسفیانہ تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔ جگہ جگہ سوشل اور ماسل سوسائٹیاں مقرر اور جلسے ہو رہے ہیں۔ مگر انجیل کو اُن میں دخل نہیں دیا جاتا اسی لئے جس قدر اصلاحیں آج دنیا میں ہو رہی ہیں اسی قدر جرائم اور گناہ اور خرابیاں زیادہ نظر آ رہی ہیں۔ یہ لوگ اپنے زعم میں تو انجیل کو صلح اور امن بخش نہ خیال کرتے ہوئے اس قدر کوششیں کر رہے ہیں اور روپیہ کا خرچ برداشت کر رہے ہیں۔ مگر اُن کو یہ معلوم نہیں کہ باوجود اس قدر کوششوں کے آخر ناکامیابی کیوں؟ ہم کہتے ہیں کہ یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی تمام کوششیں اور جد و جہد بغیر انجیل کے کرتے ہیں۔ ذرا انجیل کو اپنے تمام معاملات میں داخل اور استعمال کر کے دیکھو۔ اور اگر اس وقت ناکامیابی ہے تو پھر۔ اگر دیکھا جائے تو تمام جھگڑے اور فساد رفع ہو جائینگے میل و محبت زیادہ بڑھیگی۔ دینی اور دنیاوی ترقی ہوگی اور ہماری زمین وہ نئی زمین ہو جائیگی جہاں راستبازی بسے گی۔

یہ آفتاب ہماری زمین کو روشنی دینے کے لئے کافی ہے لیکن اگر کمرہ کا دروازہ بند کر لیا جائے اور روشنی کو اندر نہ آنے دیا جائے تو کیا ہوگا؟ یہی کہ وہ کمرہ امراض اور دکھوں کا گھر اور نہایت گندہ اور متعفن جیلخانہ بن جائے گا۔ اگر کسی مرض کی نہایت مجرب اور سریع الاثر دوا مریض کے پاس رکھی رہے اور مریض اُس کو استعمال نہ کرے تو کیا وہ بہت جلد موت کا شکار نہ بنجائیگا؟ کیا کوئی اس دوا کے سریع الاثر اور مجرب ہونے کے خلاف کوئی دلیل پیش کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کتاب میں جو کسی خاص مطلب کے لئے بنائی گئی ہے۔ کسی شخص کی تمام ضروریات متصورہ کتاب کے لئے کافی اور مفید ہو۔ مگر کیا وہ کتاب کسی ایسے شخص کو کسی قسم کا فائدہ پہونچا سکیگی جو اُس کو اپنے پاس تو رکھے مگر استعمال نہ کرے؟ یہی حال صلح بخشنے والی انجیل کا بھی ہے۔

تمام کوششوں اور تجاویز کے مقابلہ میں جو انجیل کے بغیر کی جا رہی ہیں۔ اور اُن میں ناکامیابی کا سامنا آئے دن کرنا پڑتا ہے۔ اس بات کو ظاہر کر رہی ہیں کہ انجیل میں وہ صلح بخش تاثیر اور قدرت موجود ہے۔ جس کی انسان کو نہ صرف روحانی طور پر بلکہ دنیاوی طور پر بھی ضرورت ہے۔ انجیل اپنے زبان حال سے کل باشندگان ہندوستان سے اپیل کر رہی ہے کہ مجھے استعمال کرو آزماؤ اور دیکھو۔ اے ہندوستان آ۔ آزما اور دیکھ کہ تیری شفا انجیل میں موجود ہے۔

کلیسیا کے عضو بننا ضروری ہے

جس طرح مسیحی زندگی کے دیگر معاملات ایک مسیحی کے لئے ضروری ہیں اسی طرح کلیسیا کا ممبر بننا بھی لازمی اور لابدی ہے۔ اور جو شخص اس سے بے پرواہ رہتا ہے وہ ابھی مسیح کی مرضی پر نہیں چلتا۔ ہم مسیح کا اقرار کرتے ہیں اور یوں بتلاتے ہیں کہ ہم اس کی طرف ہیں۔ مسیح خداوند نے فرمایا کہ جو ہمارا مخالف نہیں وہ ہمارے ساتھ ہے ہمارے ہموطنوں میں سے بہت ایسے ہیں جو مسیح کو مانتے اور اس کی عزت کرتے اور اس کے تعلیم پر چلتے اور مسیحی سپرٹ اپنے میں رکھتے ہیں۔ مگر اُس کی کلیسیا کے ممبر ہونے سے کتراتے ہیں۔ وہ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ کلیسیا مسیح کی مقرر کردہ ہے۔ اور اسی نے اس کو انجیل کی منادی کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ اگر سب لوگ اس کلیسیا سے الگ رہیں اور اس میں داخل نہوں تو کلیسیا کی ہستی ہی جاتی رہیگی اور خداوند کا کام بند ہو جائیگا۔ جو شخص اپنے آپ کو مسیح کی طرف سمجھتے ہیں۔ اُن کو

مسیح کے ساتھ ویسا سلوک کرنا چاہئے جو شخص مسیح کا کام خود نہیں کرتا اور دوسروں پر چھوڑتا ہے۔ وہ امانت دار خانساماں نہیں ہے۔ وہ اپنے زبان حال سے بیان کرتا ہے کہ میں مسیح کی طرف نہیں ہوں۔ پس لازم ہے کہ ایسے اشخاص جلد کلیسیا کے عضو (ممبر) بنجاویں۔ اور جس طرح جسم میں ہر ایک عضو کا کام ہے اور ہر عضو اپنا اپنا کام کرتا ہے اسی طرح وہ بھی مسیح کے بدن (کلیسیا) کا عضو بنکر اپنا فرض ادا کرے اور اس کا ہونے کا فخر حاصل کرے

جاپانی ڈاکٹروں کی علو ہمتی۔

اخبار برہمن سماچار کہ جاپانی ڈاکٹروں کی علو ہمتی اور فیاضانہ طبیعت کا بیان ان الفاظ میں کرتا ہے۔

کوئی جاپانی ڈاکٹر اپنے غریب مریضوں سے فیس نہیں مانگتا۔ جاپان میں یہ ایک ضرب المثل مشہور ہے۔ کہ جس وقت کسی گھر پر چور۔ دشمن یا مرض حملہ کرتا ہے۔ اس وقت ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ گھر والے کی مدد کرے۔ اور اگر ایسا مددگار گھر والے سے کچھ لیتا ہے تو وہ ایک قسم کا لٹیرا ہے۔ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ جاپانی ڈاکٹر تندرستی پر لکچر بھی دیتا ہے اور اپنے پاس سے دوائیں بھی مفت دے کر غریب جاپانیوں کو بتاتا ہے۔ کہ تمہاری صحت پر ہی ملک کی خوشی کا انحصار ہے۔ اگر کوئی دولتمند شخص بھی ڈاکٹر کو بلاتا ہے تو ڈاکٹر کوئی بل پیش نہیں کرتا۔ اں دولتمند مریض جس قدر ادا کرتا ہے وہ بطور نذرانہ کے دیتا ہے۔ اور ڈاکٹر ہنسکر بعد ادائے شکریہ بغیر اس خیال کہ کتنا ہے خوشی سے لے لیتا ہے۔

آفرین ہے ایسے ڈاکٹروں پر۔ اور قابل تعریف و تقلید ہے ایسا ملک جس میں ایسے ڈاکٹر موجود ہوں کیا وہ خداوند مسیح کی اس تعلیم کے مطابق عمل کر نہیں رہے ہیں۔ کہ "تم نے مفت پایا مفت دو"۔ کیا خدا اُن کو نہیں دیتا؟ ہاں دیتا ہے۔ وہ مسیح خداوند کے اس حکم کے مطابق کرتے ہیں کہ "دیا کرو۔ تمہیں بھی دیا جائیگا۔ اچھا پیمانہ داب داب کر اور ہلا ہلا کر اور لبریز کرکے تمہارے پلے میں ڈالینگے۔ کیونکہ جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو۔ اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائیگا۔" کیا ہندو مسلمان ڈاکٹر بھی ہندوستان میں ایسا ہی کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اُن کو اس سے نمونہ لینا چاہئے

عدد ۹ کی بائیبلی تشریح

بائیبل میں جو نجومی طور پر یا کسی اور خاص پیرایہ میں تعداد و شمار اور اعداد کو پیش کیا اور بیان کیا گیا ہے۔ ان کی شرح بڑی عجیب و دلکش اور دلچسپ ہے۔ منجملہ بہت سی عددی تشریحات کے عدد ۹ کی تشریح میں ایک ڈاکٹر صاحب یوں بیان فرماتے ہیں کہ ۹ کا عدد کئی صورتوں سے مشہور ہے۔ جو لوگ غیر مرئی اشیا کے علوم کا مطالعہ کرتے ہیں وہ اس عدد کو بڑا معزز سمجھتے ہیں اور علم ریاضی کے لحاظ سے اسمیں وہ خواص اور طاقتیں ہیں۔ جو کسی اور عدد میں پائی نہیں جاتیں۔ یہ سب سے آخری اکائی ہے۔ اور یوں انجام کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ اور کسی معاملہ کے نتیجہ یا خاتمہ کے معنی دیتا ہے۔ یہ عدد ۶ کے مشابہ ہے۔ کیونکہ اُس کے اجزا کا مجموعہ ہے (یعنی ۳×۳=۹ اور ۳+۳=۶) اور اسی طرح یہ انسان کے انجام اور اُس کے تمام کاموں کے مجموعہ کو ظاہر کرتا ہے۔ پس ۹ کا عدد انجام یا عدالت کا عدد ہے۔ کیونکہ مسیح کو جو ابن آدم ہے۔ عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا ہے (یوحنا ۵: ۲۷) اور کاملیت دکھاتا ہے۔ یعنی تمام اشیاء کا آغاز اور انتہا انسان ہو یعنی انسان اور اُس کے تمام کاموں کی عدالت۔

ایک نہایت عجیب اور مفید انجن

انسان کے دماغ میں بے شمار اور بڑی طاقتیں مخفی ہیں۔ جو لوگ ان قوتوں کو خوب استعمال کرتے ہیں وہ اُس سے نہ صرف خود ہی فرحتیں اور دنیاوی خوشیاں اور فوائد پاتے ہیں بلکہ دنیا کے لئے بہت کچھ فایدے بہم پہنچا دیتے ہیں۔ اور نہ صرف یہی بلکہ گرچہ وہ اس جہان سے گزر جاتے ہیں تو بھی اُن کی ایجاد اور اختراع یا طبعزاد باقی رہتی ہے۔ اور اس کو زندہ رکھتی ہے منجملہ ایسے آدمیوں کے حال ہی میں آسٹریلیا میں ایک سائنسدان نے ایک ایسا انجن ایجاد کیا ہے جس کے چلانے اور ٹھہرانے اور سٹیشن میں داخل ہونے کے وقت اور نزدیک کے سگنلوں کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ انجن ریل کی پٹڑی کے ذریعہ سے خود بخود معلوم کرلیتا ہے۔ اور ٹھہر جاتا ہے اور کسی انجن یا روک کو اپنے نزدیک آنے نہیں دیتا۔ اس انجن کے متعلق مزید حالات تا حال نامعلوم ہیں۔ مگر یہ انجن بڑا عجیب اور مفید ہے۔

رسالہ تندرستی

یہ ماہواری رسالہ ڈاکٹر کے سی بوس ایم بی۔ کلکتہ کی زیر ایڈیٹری ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ء سے ٹائپ کے حروف میں چھوٹی تقطیع پر کتاب کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اب تک اس کے ۳ نمبر نکل چکے ہیں۔ اس کا منشا یہ ہے کہ تندرستی کے نئے نئے اصول اور دیگر تازہ معلومات کا ذخیرہ اور تندرستی حاصل کرنے یا قائم رکھنے کے نئے اور آسان وسائل پیش کرے۔ عبارت نہایت سلیس اور سادہ ہے۔ مضامین نہایت مفید اور اصول اور قواعد بالکل آسان اور مفید ہیں۔ غرضیکہ رسالہ اُردو زبان میں اپنی وضع کا پہلا رسالہ ہے۔ مرتب اور مؤلف کا یہ عقد اور ساتھ ہی اس عقد کی ادائی کا وعدہ یہ ہے۔ کہ اگرچہ سردست اس میں عدم گنجائش کی وجہ سے بہت سے اہم مضامین شائع نہیں ہو سکے ہیں۔ لیکن اسباب کی فراہم کوشش کی جائے گی کہ اُس کے آئندہ نمبر ایک دوسرے سے بڑھ کر نکلیں۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ ایسے رسالہ کی خریداری سے کسی صاحب کو محروم نہ رہنا چاہئے قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ایک روپیہ (عہ) ہے۔

مسٹر گوکھلے چونکہ آجکل بہت بیمار ہیں۔ اسلئے کلکتہ کی لیجسلیٹو کونسل دہلی یا کمیشن کے اجلاس میں جو کلکتہ میں ہونگے شریک نہیں ہو سکتے۔



نکاح ایک مقدس عمل ہے

مسیحیت کی دیگر عمدہ و عمدہ اور اعلےٰ درجہ کی اخلاقی اور روحانی تعلیمات کے درمیان جو اس نے جاری کردیں ایک تعلیم یہ ہے کہ نکاح ایک مقدس و پاکیزہ عمل ہے۔ جس کو خود خدا نے مقرر و جاری کیا ہے۔ جہاں جہاں مسیحی مذہب کے قدم نہیں گئے وہاں بیاہ شادی کی بابت بہت ہی گرے ہوئے خیالات اور طریق مروج ہیں۔ کثرت الازدواجی ادنے درجہ کی بیبیاں رکھنا۔ بیوی کو غلاموں کی طرح رکھنا اور اس سے ویسا ہی سلوک کرنا عام دستور اور خیال پایا جاتا ہے۔ ایسے دستورات اور تعلیمات ادنے درجہ کے گرے ہوئے اور کمینہ قوموں اور شخصوں کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ آؤ ہم ذرا اس تعلیم کا مقابلہ مسیحی مذہب کی تعلیم سے کریں کہ وہ اس تعلیم کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ اس کی یہ تعلیم ہے کہ ایک مرد ایک عورت کے ساتھ ہمراہ ہیں مساوی۔ موت تک دکھ سکھ تنگی کشادگی میں حصہ دار ہو کر رہیں ایک دوسرے کے ساتھ دینداری اور ایسی محبت اور وفاداری سے بسر کریں جو موت تک قائم اور مضبوط ہے۔ دنیا میں جو سب سے اعلےٰ طاقت موجود ہے۔ وہ مسیحی گھر ہے۔ جان اور چارلس ویسلی کے عجیب و غریب کام سے کون واقف نہیں ہے۔ اور گو انہوں نے خدا کے ماتحت ہو کر برطانیہ عظمےٰ کی خدمت اس کی تاریخ کے سخت زمانہ میں گہری روحانی طریقہ کی مگر سوال یہ ہے کہ ان کو ایسا آدمی کس نے بنایا؟ کیا اُن کی والدات نے اُن کو ایسا نہیں بنایا تھا؟ ہر مسیحی ملک میں یہ سچائی اور حقیقت اس کے گھر گھر میں تصدیق پاتی اور نظر آتی ہے۔

اگرچہ یہ افسوسناک امر ہے کہ آج ممالک متحدہ امریکہ میں بعض گروہوں کے درمیان اس قسم کا میلان پایا جاتا ہے کہ ایسے قوانین بنیں جن سے طلاق بہ آسانی ہو جایا کریں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ مسیحی لوگ اس کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ اس امر میں بڑی بھاری غور و فکر کے ساتھ کام لیا جارہا ہے۔ اور سخت قوانین بنائے جانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ ہم اسباب کی مزید صراحت کے لئے تھوڑے عرصہ کے لئے سوچیں کہ ہمارے ہندوستان ہی میں مسیحیوں اور غیر مسیحیوں کے درمیان شادی بیاہ کے معاملہ میں کس قدر فرق ہے۔ ایک طرف کثرت ازدواجی۔ کثرت طلاق۔ شادی صغرسنی۔ مستورات کی تعلیم اور تعلیم سے کنارہ کشی۔ اور ان کو پاؤں کی جوتی سمجھنا دوسری طرف مسیحیوں میں مستورات کو اپنا بدن سمجھ کر ان کی تعلیم اور پرورش اور سلوک کرنا جیسے مرد اپنے آپ کے لئے جائز سمجھتا اور عمل میں لاتا ہے۔ یہاں تقدس کی باتوں ہی میں مسیحی شادی اور غیر مسیحی شادی کا فرق نظر آجاتا ہے۔ جس سے ظاہر کردہ واقف ہے۔

سبت کے دن کو مقدس رکھنا

ہر قوم میں ان کے دیوتاؤں کی پوجا اور عبادت کے دن مقرر ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ وہ سب دن بطور تعطیل یا دنیاوی عیش و آرام یا کسی دنیاوی شغل میں گزارے جاتے ہیں لیکن اس کے برعکس مسیحیت کی تعلیم ہے کہ سبت کے دن کو مقدس جان کر یاد رکھنا۔ خداوند مسیح نے بھی اس دن کو مقدس رکھا اور ہیکل میں جاکر کلام الہٰی کی سچائیوں پر غور و فکر کی۔ اور دوسروں کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرنے میں صرف کیا۔ سبت کی ضرورت جسمانی طور پر بھی ہے۔ اور یہ ضرورت ہر ایک شخص کی ترکیب میں حق تعالےٰ نے رکھ دی ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہے کہ ایک بڑی یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے خوردبین کے ذریعہ سے اس امر میں بڑے دلچسپ تجربے کئے ہیں اور بتایا ہے کہ سخت محنت اور تھکاوٹ کے بعد دماغ کے خانوں کو اُن کی مناسب حالت اور مقدار پر بحال کرنے کے لئے چند گھنٹوں تک ضرور آرام کرنا چاہئے۔ صرف ایک رات کا ہی آرام کافی نہیں ہے۔ بلکہ ایک رات کے آرام کے ساتھ اور زیادہ عرصہ کا آرام بھی لازمی ہے۔ تاکہ دماغ از سر نو خوب کام کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ کیا خوب کہا گیا ہے "بیسویں صدی میں علم الحیات کی لیبوریٹری سے بڑے زور کے ساتھ چوتھے حکم کی آواز آتی ہے"۔

ذہنی اور روحانی ضروریات کے سبب سے سبت کی ضرورت

اس سے بھی بڑھ کر ذہنی اور روحانی ضروریات کے لحاظ سے بھی ہم کو سبت کے دن کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہمیں ایک دن کی ضرورت ہے۔ کہ جس میں ہم اپنے کھیتوں اور دوکانوں اور دیگر دنیاوی کاروبار کی طرف سے اپنے خیالوں کو ہٹاکر زندگی کی گہری باتوں کی طرف لگادیں۔ جیسا کہ جسٹس واشنگٹن امریکہ کے سپریم کورٹ کے ایک جج نے یہ شہادت دی کہ میں نے دیگر پیشہ ور لوگوں کی طرح گرجے جانے کی عادت ترک کردی۔ اور یہ خیال کیا کہ فطرت اور کتابیں میری اس امر میں کافی طور پر مدد کر سکتی ہیں۔ مگر مجھ کو معلوم ہوگیا کہ اس صورت سے میری اخلاقی فطرت بہت خراب ہوگئی۔ کیونکہ میں کلیسیا اور اس کے فرائض سے بہت دور پڑا رہا۔ پس میں نے فوراً گرجے جانا شروع کردیا۔ سبت کو قائم رکھنے سے سلطنت زیادہ مستحکم اور رونق دار ہو جاتی ہے۔ سبت کو مقدس جاننا چھوڑ دو اور غیر مسیحیوں کے تیوہار دن اور تعطیلات کی طرح اُس کو بھی سمجھ لو۔ آپ کو فوراً معلوم ہو جائے گا کہ آپ کی کیا حالت ہو گئی ہے۔ گذشتہ تواریخ سے خواہ وہ منفردہ اشخاص کی ہو یا خاندانوں یا قوموں کی یہ بخوبی واضح ہوتا ہے۔ کہ جس نے سبت کے دن سے غفلت کی اسی پر خدا کی عدالت کا سخت فتوےٰ عائد ہوا۔

دوربین کی ایجاد

اکثر دیکھا گیا ہے لڑکے لڑکیاں اور عام لوگ بڑی بڑی ایجادوں اور اختراعات اور کاموں کے بڑے بڑے عمدہ اور مفید مطلب نتائج پیدا کرنے کے موجب ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوربین کی ایجاد کا بھی ایک لڑکا ہی موجب ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہالینڈ میں ایک اوپٹیشین (عینک ساز) تھا۔ اس کا ایک چھوٹا لڑکا اور لڑکی اپنے باپ کی دوکان پر اس کے کام کرنے کی میز پر بیٹھ کر اُس کے شیشوں سے اکثر کھیلتے رہا کرتے تھے۔ اور شیشوں کو جوڑ جوڑ کر اور اس میں سے دیکھ کر خوب دل بہلایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اتفاق سے لڑکے نے کھیل کھیل میں دو شیشوں کو ذرا جوڑ کر اپنی آنکھوں کے سامنے لگا کر دیکھا کہ گرجے کے کلس کی گھڑی جو بہت دور تھی اور جس کو وہ آنکھ سے کبھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ بالکل نزدیک نظر آنے لگی۔ یہ دیکھتے ہی وہ حیران اور ششدر رہ گیا۔ بار بار اس گھڑی کی طرف اور پھر شیشوں کی طرف دیکھتا اور حیران رہ جاتا تھا اس اثنا میں وہ ان شیشوں کی ترتیب بھول گیا۔ اور باوجود بار بار شیشوں سے دیکھنے کے اُس کو گھڑی دور ہی نظر آتی رہی۔ مگر پھر اس نے طرح طرح کی ترکیبوں سے ان شیشوں میں سے دیکھنا شروع کیا۔

آخر پھر وہی ترکیب اتفاق سے بن گئی۔ اور وہی دور کی گھڑی نزدیک نظر آنے لگی تب تو وہ بڑی خوشی سے چلا اُٹھا میں نے جان لیا جان لیا۔ ان دونوں کے ملنے سے یہ نتیجہ پیدا ہوا تھا۔ پھر وہ بڑی خوشی سے بھرا ہوا باپ کے پاس دوڑا گیا۔ اور سارا ماجرہ اس سے بیان کر دیا۔ باپ نے بھی اسی طرح جب شیشوں کو لگا کر دیکھا تو وہی نتیجہ نکلا جو بیٹے نے بتایا تھا۔ اور اب معلوم ہو گیا کہ ایک محدب اور ایک مجوف شیشوں کو ملانے سے دور کی چیزیں نزدیک دکھائی دینے لگ پڑتی ہیں۔ یہ اصول مسیح میں کیا ہی خوبی کے ساتھ عمل کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ جس میں الوہیت اور انسانیت دونوں ایسی ترکیب سے رکھی گئی ہیں کہ اُس کے ذریعہ سے دور کی چیز یعنی خدا اور بہشت نزدیک نظر آتا ہے۔ مجوف شیشہ انسانیت ہے۔ اور محدب الوہیت ہے۔ دونوں کے اختلاط یا اختلال سے نہیں۔ بلکہ ان ہر دو طریقوں سے الگ ایسے طور پر رکھنے سے جیسے کہ مسیح میں رکھے ہوئے تھے باپ کا جلال اور ذات و ماہیت جو بہت ہی دور ہے۔ صاف نظر آنے لگ پڑتے ہیں۔ اسی لئے خداوند مسیح نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھ کو دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا اور کہ کوئی بغیر میرے وسیلہ باپ کے پاس جا نہیں سکتا۔

سوڈان کے قوی ہیکل باشندے

یہ ایک جنگلی ملک ہے اور وہاں بھی مشن کا کام بڑے زور شور سے جاری ہے وہاں کے

ایک پادری صاحب جنہوں نے بحر الغزال کے اندر ۲۰۰ میل تک فاصلہ طے کیا ہے اور وہاں کے جنگل کو اپنا مشن سٹیشن جانے کے لئے صاف کر رہے تھے۔ وہاں کی آبادی کا حال یوں لکھتے ہیں کہ اس نواح میں قریب ۲۰ ہزار آدمیوں کی آبادی ہے۔ اور یہ لوگ جینگ کے نام سے مشہور ہیں اور نہایت ہی سیاہ فام اور حبشیوں جیسے ہیں نہ تو مردم خور ہیں اور نہ ہی انسانی قربانی کرتے ہیں۔ بلکہ ان میں بڑے عجیب عجیب خواص پائے جاتے ہیں بچوں اور مستورات پر وہ کبھی بھی کسی قسم کا ظلم روا نہیں رکھتے۔ گویا وہ اپنی بلند قامت اور شہ زوری کی شان کے خلاف ایسے عمل کو تصور کرتے ہیں

ان میں ایک یہ عجیب عادت ہے کہ جب وہ گھر میں آرام کرتے ہیں تو ایک ہی ٹانگ کے بل کھڑے رہتے ہیں گویا وہ ایک ٹانگ کے بل کھڑے رہنے ہی کو آرام سمجھتے ہیں۔ وہ ایک اعلیٰ ہستی یعنی خدا کے قائل ہیں اور اپنے سرداروں اور جادوگروں فاضلوں کے ذریعہ سے اس کے لئے قربانی کیا کرتے ہیں۔ پادری صاحب مذکورہ بالا کہتے ہیں کہ میرے وہاں سے آنے سے تھوڑے عرصے پہلے انہوں نے بارش کے واسطے ایک مہا یگیہ کرنے کی تیاری کی تھی۔ مگر اُن کی خوش قسمتی سے یگیہ کرنے سے پہلے ہی اسی روز کے سہ پہر کے وقت خوب بارش ہو گئی۔ یہی پادری صاحب کہتے ہیں کہ ارد گرد کا ملک بالکل ایک حیواناتی باغ کے نظر آتا ہے۔ جس میں ہاتھی جنگلی بھینسیں۔ گینڈے۔ شیر اور چیتے اور دیگر اقسام کے جنگلی جانور بکثرت ملتے ہیں۔ یہ جینگ قوم کے لوگ نہایت ہی بہادر اور نڈر ہوتے ہیں اور صرف برچھیوں ہی سے شیروں کو مار لیتے ہیں۔ ہاتھیوں کو نہایت قدیم اور خطرناک طریقے سے پکڑ لیتے ہیں۔ یعنی درختوں کی شاخوں پر سے بھاری بھاری نیزے اُن پر پھینکتے ہیں۔ یہ نیزے اُن کے جسم میں گڑ جاتے ہیں اور ہاتھی اُن کے زخموں کے درد اور نیزوں کے وزن سے ہار کر رہ جاتے ہیں۔ اور لوگ اُن کو گرفتار کر لیتے ہیں۔ اور چونکہ ہاتھی وہاں کثرت سے پکڑے جاتے ہیں۔ اس لئے اس ملک میں ہاتھی دانتوں کی بڑی بھاری کثرت اور ارزانی ہے۔ بہت سے ہاتھی دانت زمین میں دفن کر دئے یا چھپا دئے جاتے ہیں اور پھر کبھی نہیں ملتے۔ ایک چھوٹے سے گاؤں کے لوگوں نے صرف نیزوں کے پھینکنے ہی سے تین دن میں پندرہ گینڈے مار ڈالے تھے۔

ان میں یہ ایک عجیب عادت اور دستور ہے کہ ہر ایک بالغ آدمی اپنے نیچے کے چھ دانت نکلوا ڈالتے ہیں۔ وجہ اُس کی نہ تو ان لوگوں کو معلوم ہے جو وہاں جاتے ہیں اور نہ ہی خود ان لوگوں کو معلوم ہے جو ایسا کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایک قسم کا دیسی برش استعمال کرتے ہیں اور لکڑی کی راکھ سے ان برشوں کے ذریعہ اپنے دانت صاف کیا کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے سر کے بالوں کے سنوارنے اور آراستہ کرنے میں بڑی محنت اور وقت خرچ کرتے ہیں اور اس پر بڑا ناز کیا کرتے ہیں۔ اپنے چہروں پر پوڈر لگاتے۔ اور شتر مرغ کے پر پہنتے ہیں

مراسلات

خرطومی قیدی

ایک دفعہ افریقہ اعظم کے جنوبی کیپ میں یہ خبر پہنچی کہ فلاں قیدی اب بھی زمانہ حال کے سبب سے سخت کٹر اور متعصب شخص کے ہاتھوں تصدیعہ پا رہا ہے۔ تو ایک مشہور عالم شخص نے یوں کہا کہ اس کا خیال ہی کرنا بڑا ہیبت ناک ہے کہ چارلس نیوفیلڈ مہدی کے پنجے میں ہے۔ اگر ممکن ہو تو ہمیں ضرور کچھ کرنا چاہئے۔ اُس کے دوست نے کہا کہ غالباً نقدی اُس کی کنجی ہے۔ اس قسم کے لوگوں میں روپیہ پیسہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ چنانچہ چارلس نیوفیلڈ کی رہائی کے واسطے بہت سا زر نقد جمع کیا گیا اور ایک انگریزی افسر کے جو رود نیل کا سفر کر رہا تھا سپرد کیا گیا۔ چھ برس اس افسر نے کوشش کی کہ بیچارہ قیدی کسی طرح بچ نکلے۔ اور اُس کی رہائی کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ مگر اُس کی ساری کوشش اور تردد رائیگاں گئیں۔ آخر کار وقت آ پہنچا جبکہ مدد نزدیک تھی۔ کیونکہ انگریزی فوج نے شہر خرطوم پر چڑھائی کر دی تھی۔

دوسری ستمبر ۱۸۹۸ء کو انگریزی فوج کی ایک بڑی تعداد اس شہر میں بڑی دھوم سے داخل ہوئی۔ مصری پیدل پلٹنیں انگریزی رسالے گنگھر یا جتھیں مفتوحہ شہر میں تیزی سے گھس گئیں ان کا سپہ سالار ایک قد آور کشادہ شانہ اور بھورے رنگ کا تھا۔ یہ سردار سیدھا خرطوم کے جیل خانے کو گیا۔ اور حکم دیا کہ ان دروازوں کو کھولو جس وقت پھاٹک توڑے گئے۔ تو اول یہ بڑا جنرل اس میں داخل ہوا اور وہ آواز جس نے گزشتہ دن اُمدرمان کے شہر پر حملہ کا حکم دیا تھا۔ بڑی صفائی سے سنائی دی۔ چارلس نیوفیلڈ۔ چارلس نیوفیلڈ تب اس نفرت انگیز کال کوٹھڑی کی تاریکی سے جو بے رحمی بے آرامی اور مصیبت

کا ایک خاص نمونہ تھا۔ ایک انسانی شکل جو قیدیوں کی وردی پہنے تھی حتی المقدور کوشش کر کے روشنی میں آئی۔ وزنی ہتھکڑیاں اس کے ہاتھوں سے لٹک رہی تھیں۔ اور بھاری بیڑیوں کے باعث وہ بمشکل قدم اُٹھا سکتا تھا۔ یہ خطرناک قیدی ٹھوکریں کھاتا گرتا پڑتا چند افسروں اور سپاہیوں کی مدد سے باہر آیا۔ مگر جس وقت اس کی نگاہ اپنے رہائی بخشنے والے کے چہرے پر پڑی تو ہتھکڑیوں سے بندھے ہاتھوں کو اُس نے اٹھایا اور اشکباری کرتے ہوئے کمزور لیکن خوشی کی آواز سے کہا صاحب من میں نے تیرہ برس سے آج کے دن کا انتظار اور تمنا کی تھی۔

شہر لنڈن کے ایک خلائق دوست سوداگر ایک مسیحی مناد سے ایک روز یوں مخاطب ہوا کہ یہ بڑی ہیبت ناک بات ہے۔ کہ جان فیننگ شراب کا ایسا غلام ہو گیا ہے میں دیکھتا ہوں کہ روز بروز وہ کنگال اور کمزور ہوتا جاتا ہے۔ کیا اُس کا کچھ علاج نہیں ہو سکتا مناد نے جواب دیا۔ صاحب من جو کچھ ہم اس کے لئے کر سکتے ہیں ہمیں کرنا چاہئے۔ اگر وہ شراب نوشی سے پرہیز کرنے کا اقرار نامہ لکھ دے تو ممکن ہے کہ اُس کے بچاؤ کی کچھ صورت ہو جائے۔ جان فیننگ نے اقرار نامہ لکھ دیا۔ مگر اُس کا پابند نہ رہا۔ بلکہ بار بار شراب پیتا رہا حتی کہ پرہیزی کی تدبیروں میں بالکل جکڑ بند ہو گیا۔ اور اُس کے خیر خواہوں کی کل کوششیں کہ اُس کا شراب پینا چھوٹ جائے بالکل عبث ہوئیں اور رائگاں گئیں۔ آخر کار جان فیننگ کے واسطے بڑا مخلصی بخشنے والا آیا۔ یسوع نے اُس بکس لاچار سے کہا کہ تم سچائی سے واقف ہو گے۔ اور سچائی تم کو آزاد کرے گی۔ (یوحنا ۸: ۳۲)

جس وقت اس فرحت دلانہ کلام نے اُس پر اثر کیا تو اُس کی روح سے ہتھکڑیاں اور بیڑیاں گر پڑیں اور فی الواقعہ آزاد ہو گیا اور ایک دن اُس نے ایک میم صاحبہ سے یہ کہا اٹھارہ برس میں شرابی رہا اور تب خداوند نے شراب کی تمنا میرے دل سے دور کر دی اس کے مبارک نام کی بزرگی ہو کیونکہ میرے واسطے یہ کامل نجات ہے کاش کہ جس وقت جان فیننگ نے یہ کلام کیا تم وہاں موجود ہوتے۔ اور شخص۔ مذا میرے کے مصنف کے کلام کے مطابق اُسکا منہ ہنسی سے بھر گیا اور زبان گانے سے کیونکہ خداوند نے اُس سے بڑا سلوک کیا تھا (زبور ۱۲۶: ۲)

ناظرین میں نے تم کو ایک شخص کی جس نے دنیاوی قید خانہ سے اور اُس شخص کی جس نے روحانی غلامی سے رہائی پائی خبر دی ہے۔ ممکن ہے کہ مجھے اور تم کو ان میں سے کسی سے آزادی کی ضرورت نہ ہو۔ مگر ہم میں سے بہت سے ہیں جو کم و بیش خودی کی غلامی میں رہے ہیں ممکن ہے کہ ہمارے خیر خواہوں نے ہماری مدد کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ہم اُسی وقت واقعی آزاد ہوتے ہیں جب مسیح ہمارے دلوں میں آکر سکونت کرتا ہے۔

جب لارڈ کچنر نے جان نیوفیلڈ کی غلامی کو ختم کیا تو وہ صرف ایک بڑے فاتح اور قومی نجات دہندہ کا نمونہ تھا اور جس وقت کسی دنیاوی قابل تحسین کارروائی سے ہمارے دلوں میں جوش پیدا ہوتا ہے تو ہم کو خداوند کا شکریہ ادا کرنا چاہئے گو دنیاوی اسیری سے بھی بڑھکر ایک اسیری ہے۔ لیکن اُس سے بڑھکر ایک مخلصی بخشنے والا بھی ہے۔

میں اُٹھکر اپنے باپ پاس جاؤنگا

ہربرٹ ہیڈلی نے جو اپنے باپ کے کمرے میں کھڑا اُس کے رنجیدہ چہرے اور کڑی نگاہ کو تک رہا تھا۔ اور جس کا خود اپنا چہرہ غصہ سے سرخ اور جس کی داہنی مٹھی بھینچی ہوئی تھی۔ یوں جواب دیا نہیں میں نہیں مانگونگا۔

باپ نے پھر دریافت کیا۔ ہربرٹ تم مجھ سے معافی نہیں مانگو گے لڑکے نے پھر گستاخی سے کہا نہیں۔

پس والد نے یہ مختصر حکم دیا۔ اپنے کمرے کو جاؤ اور جب تک معافی نہ مانگو اس سے باہر نہ نکلو۔ پہلے تو ایک لمحہ کے واسطے یہ ناشائستہ خیال اُس کے دل میں آیا کہ حکم کی تعمیل نہ کرے لیکن جب باپ نے اُس کی سنجیدہ کڑی نگاہ کو دیکھا جو گویا اُس کے باغیانہ میلان سے واقف ہو گیا تھا۔ ذرا دیر تامل کر کے اُس چھوٹے کمرے میں جو اُس کا کہلاتا تھا۔ چلا گیا اور غصہ کی تندی میں فرش پر گر پڑا۔ وہ سیڑھیوں سے بڑا شور مچاتا ہوا زینہ پر چڑھا اور دروازے کو بڑے زور سے بند کیا اور اب تنہا اپنے کمرے میں جہاں نہ اُسے کوئی دیکھتا تھا نہ کوئی اُس کی سُنتا تھا۔ نہایت غصہ میں بڑبڑانے اور بکبک کرنے لگا۔ آہ اگر کوئی اس وقت اُسے دیکھتا تو ضرور ترس کھاتا ہربرٹ کا تیز فہم اور خوبصورت چہرہ تھا لیکن اس وقت تو نہایت بگڑا تھا۔ کیونکہ اس کے دل کے باغیانہ آثار اُس کے چہرہ سے ٹپکتے تھے اُس کی تیرہ برس کی عمر اور سڈول شکل تھی۔ اور اس کے ہمدرس اسے خوش طبع مگر ضدی سمجھتے تھے۔ ہربرٹ کے والد ملک ہندوستان میں بہت برس رہ چکے تھے اور بچپن ہی میں اُس کی ماں کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس لئے اُس کی ایک چچی نے جو بڑی مہربان مگر نہایت کمزور طبیعت اور اس سے بڑا لاڈ کرنے والی تھی۔ اس کی پرورش کی۔ اس واسطے ہربرٹ اپنی مرضی کے مطابق جو چاہتا کرتا تھا لیکن جب اس کا والد ولایت کو واپس گیا تو انتظام بالکل بدل گیا میجر ہیڈلی صاحب مہربان مگر مستقل طبیعت کے تھے۔ اور گو اپنے بیٹے کے ناشائستہ اور بے لگام مزاج پر ان کو رنج ہوتا تھا۔ مگر اُس کی مرضی کو نامناسب طور پر چلنے نہ دیتے تھے۔ صاحب ممدوح کو ابھی وطن کو واپس آئے صرف ۶ ماہ ہوئے تھے۔ مگر اسی عرصہ میں ہربرٹ کو اپنی رائے کے خلاف باپ کی رائے پر غور چلنا پڑا۔

ہربرٹ کے کمرے میں داخل ہونے کے کوئی آدھ گھنٹے بعد دیکھتے کیا ہیں کہ وہ کھڑکی میں بیٹھا ہے۔ غصہ سے تیوری چڑھی ہوئی ہے۔ اور بگولہ دوئی سے اُس کا چہرہ دمکتا تھا۔ نیچے سامنے سبزہ زار پر اُس کا چھوٹا سپید کتّا جو اس کے باپ کا عطیہ تھا۔ کلول کر رہا تھا۔

ایک دھیمی آواز نے اُس کے کان میں چپکے سے کہا کہ یہ کتّا تمہارے باپ نے تم کو دیا ہے۔

اس سبزہ زار سے آگے بڑھکر ایک چھوٹی گھری جگہ میں اس کا ٹٹو چر رہا تھا۔ اُسی آواز نے پھر کہا کہ یہ ٹٹو بھی تمہارے باپ کی بخشش ہے۔ ہربرٹ کچھ مضطرب ہو کر کھڑکی سے ہٹ گیا۔ اور کچھ آواز سے بڑبڑا کر کہنے لگا اس کی کچھ پروا نہیں۔ اگر اُس نے دیا ہے۔ میں اُس سے نفرت

کرتا ہوں۔

تیسرے پہر ناشتہ کی گھنٹی بجی اور گرجے گھر کے گھنٹے سے وقت ملانے کو ہربرٹ نے جیب سے اپنی گھڑی نکالی۔ اُسی بھیدی آواز نے اس مرتبہ بھی اس سے سوال کیا یہ گھڑی تم کو کس نے دی ہے۔ ہربرٹ نے اس کا کچھ جواب تو نہ دیا۔ مگر گھڑی کے جیب میں رکھتے وہ پلنگ پر بیٹھ گیا اور یوں سوچنے لگا سچ ہے اس نے دی ہے۔ بلکہ بندوق بھی مجھے دی ہے۔ اں جو سب کچھ میں چاہتا ہوں وہ دیتا ہے۔ مگر میں اپنے تئیں اتنا ذلیل نہ کرونگا۔ کہ اس سے معافی مانگوں۔ مجھے ایسے جواب تو نہ دینے چاہئے تھے۔ مگر میں اپنی مرضی پر کیوں نہ چلوں۔ باپ کا کیا حق ہے کہ میری ہر بات میں دست اندازی کرے۔

یکایک اُس کی آنکھوں کے روبرو ایک نظارہ آگیا۔ ایک تاریک کمرہ ہے۔ اور اُس میں ایک بیمار لڑکا ایک پلنگ پر لیٹا ہے۔ کوئی نرم ہاتھوں اور مستقل چہرے سے تکیوں کو صاف اور ہموار کر رہا۔ چہرے کو ٹھنڈے پانی سے دھو رہا اور بخار کے بیمار کے لئے پنکھا کر رہا ہے۔ رات کے لمبے پہروں میں تنہا بیمارداری کرتا اور اُس کے پلنگ کے پاس گھٹنے ٹیک کر بڑی تضرع سے دلسوزی سے دعا مانگتا ہے۔ اپنے بچے کی تندرستی اور زندگی کے واسطے اُس نے چلا چلا کر کان کے پردے پھاڑ دیئے اور باپ کی آنکھوں سے بارش کی مانند آنسو بہنے لگے۔ جب اسے کچھ ہوش آیا۔ تو اپنی بھاری آنکھوں سے آنسو کی ایک بوند اپنے دُبلے اور کمزور ہاتھ پر دیکھی۔ اور اُسے یقین ہوگیا کہ یہ آنسو کی بوند میرے باپ کی محبت کا ایک نشان ہے۔ ہربرٹ اس آنسو کی بوند کو تمام عمر نہ بھولا۔ کیونکہ وہ اُس کے باپ کے دل میں سے بہتی تھی۔ آج اُس نے پھر اس کو دیکھا۔ اور یکایک اُس کا دل رنج سے بھر گیا۔ اور اس نے توبہ کی۔ اور گم شدہ فرزند کے الفاظ میں یہ کہکر کھڑا ہوگیا۔ کہ میں اُٹھکر اپنے باپ پاس جاؤنگا۔

شتابی سے زینے سے اُتر کر اپنے باپ کے کمرے میں جلدی سے گھس گیا۔ اور صرف یہ الفاظ کہ مجھے معاف کریئے اُس کے منہ سے بمشکل نکلنے پائے تھے کہ اُس کے باپ نے اسے چھاتی سے لگا لیا۔ ہربرٹ ہیڈلی کی زندگی سے میں نے حرف بحرف چھوٹا سا واقعہ تم کو بتلایا ہے۔ تاکہ تم کو گم شدہ فرزند کی تمثیل کے سمجھنے میں مدد ملے۔ اس کا ذرا مضائقہ نہیں کہ ہربرٹ نے چھوٹا یا بڑا گناہ کیا تھا۔ مگر اس میں کلام نہیں کہ اس نے اپنے پیارے باپ کو ناراض کیا۔ اس کے گرد اس کے باپ کی محبت کے نشان اور اس کی نگرانی کے ثبوت تھے۔ بلکہ ہربرٹ سے اس کی خواب ناشکری بتلا رہی تھی۔ اور شکر کا مقام ہے کہ جب وہ اپنے باپ کی محبت پر غور کرنے لگا تو اس کا مغرور دل پگھل گیا اور اُس نے دل سے توبہ کی۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے خداوند کے خلاف گناہ کیا ہے۔ اُس کو حقیر سمجھا اور اس کی نافرمانی کی کیا گھروں میں تمہاری خوشیاں اور عیش میں کوئی ایسی شے ہے۔ جو اس کی بخشش نہیں ہے کیا تم نے اُس کی محبت پر غور کیا ہے جو اُس کی محبت پر جس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی دریغ نہ کیا۔ بلکہ جب تم گناہ کے بیمار اور قریب المرگ تھے تو تمہارے واسطے لہو کے آنسو بہائے۔

ذرا غور تو کرو اگر تم غور کرنے کے واسطے کچھ لمحہ تامل کروگے تو مجھے یقین ہے کہ معافی حاصل کرنے کے لئے تم خداوند کے پاس آؤگے۔ بس شیطان کی بڑی چال تو یہی ہے۔ کہ وہ کسی کو غور کرنے نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر تم سنجیدگی کے خداوند کی نسبت غور کروگے تو تم اس کے ہاتھ سے جاتے رہوگے۔ پس جس وقت تم خداوند کی بابت خیال کرنے کو آمادہ ہوتے ہو تو شیطان فوراً تمہارے دل میں کوئی ایسا خیال پیدا کرتا ہے کہ آج مطلع صاف ہے چلو کرکٹ کھیلو یا ٹینس کا بلا لے کر ایک بازی کھیل لو۔ ایسی رنج آور باتوں پر ابھی خیال نہ کرو یہ تو اس وقت کرنا چاہئے جب تم بیمار پڑ جاؤ یا کسی بڑے پیمانہ فرصت کے وقت اور زیادہ مناسب وقت پر یہ کر سکتے ہو۔

مگر میں تم سے کہتا ہوں کہ دیر نہ کرو۔ صرف آدھ گھنٹے کے لئے اسی وقت غور تو کرو کہ خداوند نے تم سے کیسی محبت کی ہے۔ مگر تم نے اسے ذرا بھی پیار نہ کیا۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ اس آدھ گھنٹے کے بعد تم بھی کہوگے کہ میں اُٹھکر اپنے باپ پاس جاؤنگا۔ مگر شاید تم کو شبہ ہو کہ وہ تم کو خوشی سے قبول نہ کرے۔ لیکن تم کیوں اس امر میں شک کرتے ہو۔ اگر ہربرٹ ہیڈلی کے باپ کو اپنے بیٹے کے دل کا حال معلوم ہوتا تو وہ ضرور دوڑ کر زینے ہی پر اُس سے ملاقات کرتا اور بڑی خوشی سے چھاتی سے لگاتا۔ محبت کرنے اور شادمانی سے قبول کرنے میں خداوند کسی جسمانی باپ سے کمتر نہیں ہے۔ وہ تم کو بھی خوشی سے قبول کریگا۔

پس یسوع۔ کہ نام سے آؤ کیونکہ خداوند یہی چاہتا ہے۔ کہ اس کے نام سے تم آؤ۔ یہ نام اُس کے کانوں کو نہایت شیریں لگتا ہے۔ گم شدہ فرزند کی تمثیل پر غور کرو۔ اور آسمانی باپ کے پاس آؤ تاکہ آج تمہارے لئے اس معافی شدہ بچے کے واسطے آسمان میں خوشی ہو۔

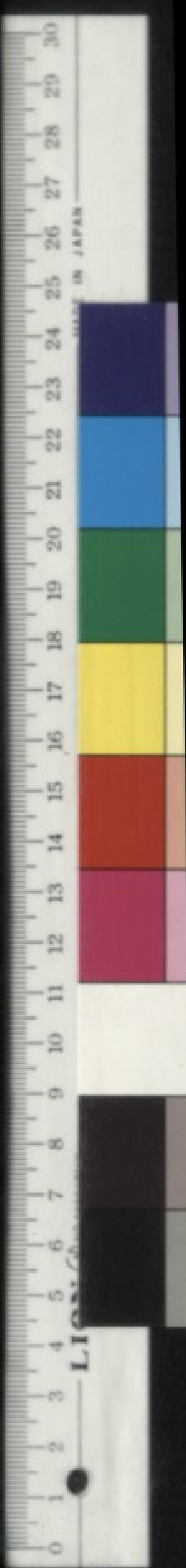
ایک مترجم

سانگلہ ہل علاقہ بار

میں

عظیم الشان جلسہ

عنقریب تمام ہندوستان میں یہ بات مشہور ہوگئی ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اپنی بے حد مہربانی سے دیسی مسیحیوں کو جو کہ علاقہ بار ضلع گوجرانوالہ اور ضلع لائلپور میں بستے ہیں زراعت پیشہ کے حقوق بخش دیئے ہیں۔ یہ بخشش ۴ نومبر ۱۹۱۳ء کو اخبار میں شائع ہوچکی ہے۔ اس عظیم الشان بخشش کی شکرگزاری میں ہر ایک دیسی مسیحی گورنمنٹ کو دن رات دعائے خاص اور جماعتی میں یاد کر رہا ہے۔ اور ہر ایک یہی جانتا اور سمجھتا ہے کہ دیسی مسیحیوں کی خوشحالی گورنمنٹ انڈیا کی اقبالمندی پر ہی منحصر ہے۔ دیسی مسیحی گورنمنٹ پر تن من دھن سے قربان ہونے اور زندگی بھر وفادار رہنے کا عہد و پیمان کرتے ہیں۔ ۲۹ دسمبر ۱۹۱۳ء کو علاقہ بار کے دیہاتی مسیحی سانگلہ ہل ضلع گوجرانوالہ میں فراہم ہوئے اور اس معاملہ کے بارے میں جس کا اوپر ذکر ہوچکا ہے۔ گورنمنٹ کی شکرگزاری میں قریباً ۲ گھنٹے تک گاتے بجاتے اور ایک دوسرے کو مبارکبادیاں دیتے رہے۔ اس جلسہ میں دیسی مسیحی عورتیں بوڑھے جوان ایسے خوشحال نظر آتے تھے کہ گویا اُن کو منقبیت خزانہ آج ہی بالکل مفت میں



ملگیا ہے۔ ہاں سچ ہے۔ بالکل برحق ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اپنی فیاض دلی سے کروڑوں کو زور آور بنا دیا اور گرے ہوؤں کو اٹھا کر راست رستہ میں چلایا ہے۔ اس جلسہ کے تمام ممبر یقین کرتے ہیں کہ ہماری مہربان اور بے حد خیرخواہ گورنمنٹ وے حق و حقوق جو کہ ضلع لائلپور اور ضلع گوجرانوالا کے دیسی مسیحیوں کو بخش چکی ہے دیگر اضلاع کے دیسی مسیحیوں کو بھی بخشنے میں ہرگز دریغ نہ کریگی۔ ہمارے جلسہ کے تمام شریک شدہ بھائیوں نے بڑی خوشی اور گورنمنٹ کی شکرگزاری میں اس جلسہ کو ختم کیا۔ اور مہربان گورنمنٹ کو دعا دیتے ہوئے اپنے اپنے گاؤں کو بخوشی روانہ ہوئے۔

بقلم خود حاکم علی از سانگلہ ہل۔ پنجاب۔

تعلیم کفارہ

سزا سے اصلاح کے ملنے بھی دیکھئے

آپ کے مسلمات نے اشتہار ولد اللہ کی امت کو جہنم میں تو پہنچا دیا ہے اب آپ جہنم کی سزا سے اہل جہنم کی اصلاح ہوتی ہوئی بھی دیکھیں۔ کیونکہ کفارہ ساز کے مقابل سزا کی فلاسفی کا بہتر علم ہونا آپ نے خود ظاہر فرمایا تھا۔ پس ہم آپ کو آپ کے علم کا معلوم دکھاتے ہیں۔ لکھا ہے۔

سو تیرے رب کی قسم ہم انہیں اور شیطانوں کو اکٹھا کرینگے پھر ہم انہیں گھٹنوں پر گرے ہوئے جہنم کے گرد حاضر کرینگے۔ پھر ہم ہر فرقہ میں سے اُسے جو رحمٰن پر سب سے زیادہ دلائق ہیں اور تم میں سے ایک بھی نہیں جو دوزخ میں وارد (داخل) نہ ہو یہ وعدہ تیرے رب پر لازم ہے اور مقرر کیا گیا۔ مریم آیت ۶۷-۷۱ تک۔

سو وہ جو کافر ہیں اُن کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے جائینگے اُن کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا۔ اس پانی سے ان کا چمڑا اور جو ان کے پیٹ میں ہے گلایا جائیگا۔ اور لوہے کے ہتھوڑے اُن کے (پیٹنے) کے لئے موجود ہیں۔ جب دوزخ سے نکلنے کا ارادہ کرینگے کہ غم سے بچیں پھر اسی میں لوٹائے جائینگے۔ اور چکھو جلن کا عذاب۔ حج آیت ۳-۲۲۔ یہ پہلی اصلاح ہے۔

ہم نے ظالموں کے لئے آگ تیار کی ہے۔ کہ اُس کی قناتوں نے اُنہیں گھیر رکھا ہے۔ اور اگر فریاد کریں گے تو اُن کی فریادرسی اسی پانی سے کیجائیگی۔ جو گلے ہوئے تانبے کی مانند ہے۔ وہ منہ بھون ڈالیگا۔ برا پینا ہے اور بری ہے وہ آگ نفع اُٹھانے میں۔ کہف آیت ۲۸۔ یہ دوسری اصلاح ہے۔

کچھ شک نہیں کہ تھوہر کا درخت گنہگار کا کھانا ہے۔ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہے جیسے کھولتا پانی۔ دخان آیت ۴۳-۵۴ یہ تیسری اصلاح ہوئی۔

البتہ جو گنہگار ہیں وہ ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہینگے۔ اُن سے عذاب ہلکا نہ کیا جائیگا۔ اور وہ اُس میں ناامید رہیں گے۔ اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا۔ لیکن وہ آپ ہی ظالم تھے اور پکاریں گے کہ اے مالک (دوزخ کے داروغہ) چاہئے کہ تیرا رب ہم پر موت بھیجے وہ کہیگا تم ہمیشہ رہنے والے ہو۔ زخرف آیت ۷۴-۷۷۔ یہ چوتھی اصلاح ہوئی۔

پھر اے تم جھٹلانیوالے گمراہو سینڈھ کے درخت سے کھاؤ گے پھر اس سے پیٹ بھرو گے جیسے تونسے ہوئے اونٹ پیتے ہیں۔ واقعہ آیت ۵۱-۵۲۔ یہ پانچویں اصلاح ہوئی۔

اور ان کے لئے جو اپنے رب کے منکر ہوئے جہنم کا عذاب ہے۔ وہ بری جگہ ہے۔ جب اُس میں ڈالے جائینگے تو اُس کا دھاڑنا سنینگے۔ اور وہ جوش مارتی ہوگی۔ قریب ہے کہ غصہ سے پھٹ جائے جب اس میں کوئی فوج ڈالی جائے گی تو اس کے نگہبان اُن سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانیوالا نہیں آیا تھا۔ وہ کہینگے کیوں نہیں ہمارے پاس ڈرانیوالا تو آیا تھا۔ پر ہم نے اُسے جھٹلایا اور کہا کہ اللہ نے کوئی شے نازل نہیں کی تم تو بڑی گمراہی میں ہو اور کہینگے کہ اگر ہم سنتے تو ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے سو انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔ اب لعنت ہو دوزخیوں پر۔ ملک آیت ۶-۱۱ یہ چھٹی اصلاح ہوئی۔

اور جو کافر ہیں اُن کے لئے جہنم کی آگ ہے۔ نہ تو اُن کے لئے موت ہی کا حکم ہوتا ہے۔ کہ مر جائیں اور نہ اُن سے دوزخ کا عذاب ہی ہلکا کیا جاتا ہے۔ ہر ناشکر کو ہم یونہی سزا دیا کرتے ہیں اور وہ دوزخ میں چیخیں مارینگے۔ کہ اے ہمارے رب ہمیں نکال کہ جو کچھ ہم کرتے تھے اس کے خلاف نیک عمل کریں (جواب میں کہا جائیگا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں جو کوئی سوچنا چاہے سوچے اور تمہارے پاس ڈرانیوالا آچکا تھا پس چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ فاطر آیت ۳۶-۳۷۔ یہ ساتویں اصلاح ہوئی۔

جہنم شریف جس کی بھرتی کی تیاری مدت سے ہو رہی تھی۔ بھری گئی ہمیں یقین ہے کہ آپ اس بات کو تسلیم کریں گے کہ جو اس میں بھرنے کو ڈالے گئے تھے اصلاح کی غرض سے ڈالے گئے تھے۔ اب اُن کی اصلاح ہوتی آنکھوں سے دیکھئے۔

اُن کے کپڑے ہیں۔ آگ ان کو کباب کر رہی ہے۔ اُن کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جا رہا ہے۔ اس سے ان کا باہر اندر کا چمڑا اور گوشت جلایا جا رہا ہے۔ لوہے کی گرزوں سے پیٹے جا رہے ہیں۔ نکلنے کی کوششیں رائیگاں کی جاتی ہیں گلا ہوا تانبا پلایا جاتا ہے۔ تھوہر کا درخت کھلایا جا رہا ہے۔ سینڈھ کے درخت سے کھلائے جاتے ہیں۔ موت مانگ رہے ہیں پر کوئی مرنے نہیں دیتا۔ اپنے گناہوں کو مانتے ہیں کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ نیک عمل کرنے کا وعدہ کرنے پر کوئی اعتبار نہیں کرتا۔ ان پر قہر پر قہر برستا ہے لعنت پر لعنت ہو رہی ہے۔ ناامیدی پر ناامیدی گھیر رہی ہے۔ وہ دعا پر دعا کرتے ہیں پر کوئی نہیں سنتا صرف ان کے لئے ایک ہی حکم ہے کہ تم کو ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے۔ نہ مرنا ہے نہ جینا ہے۔ اب اگر سزا کی فلاسفی کا لب لباب یہی اصلاح ہے جو قرآن اہل جہنم کی کر رہا ہے تو حضرت آپ کون سے منہ سے کہہ گئے تھے کہ کفارہ ساز سزا کی فلاسفی سے بے خبر تھا۔ اللہ کی خدائی بغیر سزا چل سکتی ہے۔ اللہ سزا دینے کا بھوکا پیاسا نہیں۔ سزا کا منشا اصلاح ہے۔ اگر آپ کی فلسفہ دانی کا یہی لب لباب ہے۔ جس کا نقشہ قرآن شریف نے کھینچا ہے۔ تو ہمیں کفارہ ساز کی سزا کی فلاسفی دانی پر حرف سخن سے کراہیت آپ کے علم و عرفان پر پیدا ہوتی ہے۔ اور ہم جان جاتے ہیں کہ کفارہ ساز سزا کی فلسفہ دانی میں آپ سے علم و عرفان ضرور رکھتا تھا۔

موازنۂ رویداد

مولوی صاحب نے کفارہ کی تعلیم پر جس قدر اعتراضات کئے تھے۔ وہ ایک اپنے خود اختراع مفہوم کی بنا پر کئے تھے۔ اپنی مسلمہ نجات کے طریق کو چھپا کر کئے تھے۔ درحالیکہ حق یہ تھا کہ وہ اس رویداد کو مقابل میں رکھکر اعتراض کرتے جو ہم نے پیش کی ہے۔ پر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ شاید آپ کو اپنے گھر کی خبر نہ تھی۔ لیکن ہم نے آپ کے مسلمات سے آپ کے طریق نجات کی رویداد تیار کر دی تاکہ اُسے ان اعتراضات کے مقابل دیکھا جائے جو تعلیم کفارہ پر آپ نے کئے ہیں۔

۱۔ آپ نے کفارہ کی تعلیم پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ اس تعلیم سے خدا عادل نہیں بنتا۔ رحیم ثابت نہیں ہوتا۔ خون کا پیاسا دکھائی دیتا ہے۔ کفارہ ماننے سے خدا کی موت ماننی لازم آتی ہے۔ وغیرہ
صفحہ ۲۸، ۳۳ و ۳۳-۳۴

اب اس کے ساتھ اپنے مسلمات کی نجات کے طریق میں اپنے خدا کی شان کا ملاحظہ فرمائیے کہ وہ خود گناہ کی کل اقسام کا خالق اور گناہ کے کل افعال و اعمال کا پیدا کنندہ ہے۔ پیدائشی گناہگاروں اور بدکاروں کا خالق ہو کر تمام گناہ کا خود عامل بنتا ہے۔ تمام گناہگاروں کی قسمت میں گناہ تقسیم کرتا۔ تمام گناہگاروں سے ہدایت کو باز رکھتا۔ تمام گناہگاروں کو خود گمراہ کرتا۔ محمدی قوم کو گناہ کرنے کے لئے پیدا کرتا۔ اسے گناہ کرنے کی اجازتیں دیتا۔ گناہ کی کائی پر مغفرت کے پٹے عطا کرتا۔ گناہگاروں کے نیک اعمال ناپید کرتا۔ مشرکوں مخلوق پرستوں کے مرتبہ بلند کرتا۔ خدا پرستی پر ناراض ہو کر ابلیس کو ہمیشہ کے لئے ملعون ٹھہراتا۔ اس سے اپنے بندوں کی حفاظت کے وعدے کر کے تاہم خود اپنے کردار سے ابلیس کے منشا کو پورا کرتا رہتا۔ گناہگاروں کو گناہوں میں ترقی کرنے کی مہلت دیتا۔ جہنم بھرنے کے لئے بندوں کو ہدایت سے محروم رکھتا۔ اس پر بندوں سے نیک کرداری کی شرط پر گناہ اور گناہ کی سزا سے بچانے کے وعدے کرتا۔ اپنی ہی خاص امت کو جہنم میں ڈالدیتا۔ جب جہنم بھرتی نہیں تو اپنا قدم شریف رکھکر اسے بھرتا۔ تب اسے ابلیس کی صداقت کا اعتراف ہوتا۔ پھر اہل جہنم کو ہمیشہ کے لئے آگ میں کباب کر کے دیکھتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ اس کل بیان میں خدا کی خدائی کا۔ اس کی سچائی کا۔ اس کی پاکیزگی کا۔ اس کے عدل و انصاف کا۔ اس کے رحم و دردمندی کا کیسا خوفناک حال ہے۔ یہ مشکلات کیسی ہی نہتناک ہیں۔ کیا کفارہ کی تعلیم کی مشکلات جو صرف آپ کی غلط فہمی کی زیادت ہیں۔ ان کے مساوی ہیں؟

آپ کے اعتقاد کی الٰہی توحید وحدت وجودی کی توحید ثابت ہو چکی ہے۔ اللہ مخلوقات اور مخلوقات اللہ ظاہر کی جا چکی ہے جس میں اللہ حلول کئے ہوئے ہے۔ جبکہ آپ کے مسلمات کی الٰہی توحید وحدت وجودی کی توحید ہے تو آپ کا کفارہ ماننے کی توحید کی موت پر ترس کھانا کیسا بیجا رحم و دردمندی ہے۔ حضرت کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہر لحظہ دنیا میں آپ کے کتنے اللہ جیتے اور مرتے ہیں۔ پھر اگر بقبول خود کفارہ کی تعلیم میں خدا کی موت ماننی لازم آتی ہے اور وہ بھی ایک دفعہ تو کون سی مشکل لاحق آپ کے سر پڑتی ہے جس کا آپ نے شکوہ کیا ہے۔ آپ کے اللہ تو جنم مرن کے چکر میں پڑے ہیں۔ اس کا بھی کبھی آپ نے خیال فرمایا؟

اللہ کی بابت زیادہ بیان قلم انداز کر کے ہم آپ کو گناہ کی حقیقت پر سوچنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ آپ کے مسلمات نے گناہ اور اس کے کل اقسام کو اور گناہ کے کل اعمال و افعال کو اللہ کے مخلوق مانا ہے۔ اور اللہ کو ان کا خالق گردانا ہے۔ اس تعلیم سے جو مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ وہ آپ جیسے عقلمند شخص سے پوشیدہ نہیں ہو سکتی ہیں پر ایک بات ہم آپ سے ضرور دریافت کرینگے کہ درحقیقت گناہگار کون ہے؟ گناہ کو پیدا کرنے میں اللہ کی کیا حکمت تھی؟ آپ نے بار بار کہا یسوع صاحب تو بے گناہ تھا۔ ایک گناہگار کا بوجھ بے گناہ پر ڈالنا خود عدل کے برخلاف ہے صفحہ ۴۔ کفارہ ماننے سے حضرت مسیح کو نعوذ باللہ لعنتی ماننا پڑتا ہے صفحہ ۳۰-۳۹۔ پس اب آپ کے مسلمات سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بغیر کفارہ ماننے کے اللہ کو حقیقی گناہگار اور گناہ میں مردہ اور جہنمی ماننا پڑتا ہے۔ اسے اپنے گناہوں کا ذمہ دار بندوں کو بنانیوالا ماننا پڑتا ہے۔ اسے ام الخبائث کا موجد و عامل تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اسے بندوں کا دشمن تسلیم کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس نے بندوں کے نقصان کے لئے گناہ کے مخلوق خلق کئے۔ دنیا میں بندوں کے سوا اور مخلوق نہ تھا جو اللہ کے گناہ نامی مخلوق سے نقصان اٹھائے۔ پس اگر ایک بیگناہ پر دوسروں کے گناہ لادنے عدل و انصاف کے خلاف ہوں تو گناہگار پر اسی کے گناہ لادنے ضرور عدل و انصاف کے موافق پڑیگا۔ لہٰذا اب اللہ پر اس کے تمام اقسام کے مخلوق گناہ اور گناہ آلودہ اعمال و افعال لاد دو۔ کیونکہ اگر اللہ پر تمام گناہ نہیں لادتے تو وہ گناہ بے گناہ یسوع پر پڑتے ہیں۔ پس اللہ پر تمام گناہ لاد کر دیکھو تو سب بحث تمام ہو جائے گی۔

ایک بات ہم نیکی اور نیک اعمال و افعال کی بابت بھی کہنا چاہتے ہیں۔ آپ دیکھ چکے ہیں کہ یہ حقیقت بھی اپنے متعلقات سمیت مخلوق تسلیم کی گئی ہے۔ اور پیدائشی نیکوکار بھی مخلوق مانے گئے ہیں۔ یہی تعلیم نے اللہ کی ذات کو نیکی سے خالی اور معرا ظاہر کیا ہے۔ اور آپ نے قرآن کی سند سے کہا ہے۔

ان الحسنات یذھبن السیات۔

یعنے تحقیق نیکیاں برائیوں کو لیجاتی ہیں اور یہ کہ

ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم۔

یعنے اگر تم کبائر سے اجتناب کرتے رہو جو منع کئے گئے ہو تو اس سے ہم تمہاری برائیوں کا تم سے کفارہ دیدیں گے۔ پس آپ کا اپنے خدا کے ہمراہ "نیکی" نام مخلوق پر گناہ نامی مخلوق کی کل اقسام کو لادکر بے کفارہ دیا بندے کے بدلے میں گناہ برداشت کرنا کیا وہی صورت نہیں جو یسوع کی کفارہ میں دکھائی گئی ہے؟

ہمارے نزدیک اور ہر ایک باخبر سلیم العقل شخص کے نزدیک یسوع صاحب اور نیکی صاحب کی کفارہ میں ایک ہی حالت و صورت ہے۔ پس جبکہ حقیقت یہ ہے۔ تو جو اعتراضات عقلی صفحہ ۱-۱۲ تک اور ۳۳-۳۴ تک آپ نے یسوع کے کفارہ پر چسپاں کئے ہیں۔ وہی ایک پیارا آپ کے خدا پر اور آپ کی نیکی صاحب پر بھی صادق آئے۔ لہٰذا اُن کا طومار آپ کی خدمت کی پھر پیش ہے۔ اس کی خود ہی اصلاح فرمائیے۔

علاوہ بریں ایک دفعہ بندوں کی کیفیت بنظر گذشتہ روئیداد کا ملاحظہ فرما کر۔ دیکھو ہم نے تمہارے مسلمات میں سے اسباب کو روشن کیا کہ خدا نے بندوں کو پیدائشی گناہگار

گناہ کے حصہ دار نیکی کے اصول کی لیاقت سے محروم پیدا کیا گیا ہے معلوم ہو کہ وہ پیدائشی بدکار درحقیقت قصوروار نہیں۔ نہ وہ اپنی بدکاری اور گنہگاری کے ذمہ دار اور جوابدہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ بدکار پیدا ہونے میں بدکاروں کے عمل و اعتقاد کا کچھ دخل نہیں بلکہ ان کو پیدا کرنے والے کا دخل ہے۔ جس نے نہ صرف اُن کو اپنی مکروہ تدبیر و عمل سے بدکار پیدا کیا بلکہ اُن کے لئے تمام اقسام گناہ کو اور تمام افعال گناہ کو اور تمام اعمال گناہ کو بھی پیدا کیا۔ اب زندگی بسر کرنے کے بعد ان بدکاروں کا جہنم میں جانا تمہارے اللہ کے عوض میں ہے۔ بلیس ہے۔ کفارہ میں ہے یا نہیں ہے؟

دوسری طرف ہم کو آپ کے مسلمات کی بربنیاد ان اسباب کی خبر دی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے پیدائشی نیکوکاروں کو بھی پیدا کر دیا لاکر۔ اور وہ پیدائشی نیکوکار آپ کے عقاید کے لوگوں کے سوا نہیں۔ مگر جب ہم نے آپ کے عقاید کے لوگوں کی بابت تحقیق کی تو ان میں ہمارے دنیا کی زندگی میں ذرہ واحد نیکی کرنے والا ثابت نہ ہوا بلکہ ابتدا سے آج تک کی محمدی قوم صرف گناہ کا نیوال ثابت ہوئی اس کی ہستی کا مقصد ہی گناہ کمانا نکلا اور تمام زمینی محمدی قوم پر بالکلیہ گنہگار ہونے کا الزام ثابت ہوا۔ اور یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ کی تمام قوم بجائے اللہ کے ابلیس کی صداقت کو عملاً قائم کرتی رہی۔ آخر تمام قوم پر جہنم میں داخل ہو جانیکا فتوےٰ بھی قائم ہوا۔ اور وہ جہنم میں داخل ہونے کے لئے مقرر ہوئی۔ یہ بھی آپ کے اللہ کا قصور ثابت ہوا۔ کہ وہ پیدائشی نیکوکاروں کو پیدا کر کے ابلیس کے ساتھ اسباب کی شرط لگا کر کہ میرے صالحین پر تیرا قبضہ نہ ہوگا اپنے نیک بندوں کو نیکی کمانے پر قائم نہ کر سکا۔ بلکہ ابلیس کے منشا کے موافق انہیں گناہ کمانے کے لئے مخصوص کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کو قیامت کے روز ابلیس کی صداقت کا اعتراف کر کے تسلیم کرنا پڑا کہ میری حفاظت کے وعدے غلط ٹھہرے۔ اس پر بھی آپ کے پیدائشی نیکوکاروں پر ترس نہ کیا گیا۔ ان کو جہنم بھرنے کے لئے جہنم کا ایندھن بنا دیا۔ اب ان نیکوکاروں کا جہنم میں جانا اللہ کے بدلے اور دعا وعدہ

میں ہوا یا نہیں؟ جہنم پھر بھی نہ بھرا۔ اللہ تعالیٰ کو ابد الآباد کے لئے اپنا قدم شریف جہنم کی نذر کرنا پڑا۔ اب کیا اس کل کہانی میں اللہ تعالیٰ کی خدائی اس کا عدل و انصاف۔ اُس کا رحم و دردمندی اُس کا علم و دانائی۔ اس کا انتظام۔ اُس کی پاکیزگی کا کچھ نشان باقی رہتا ہے؟ بھلا فکر آپ کی سمجھ اور فکر میں آپ کے علم و عقل میں آپ کی سزا کی فلاسفی میں آپ کے اللہ تعالیٰ کی خدائی چلی جا رہی کہ اسے کچھ ضرر و نقصان نہیں پہنچا ہے۔ پھر دوسروں سے دریافت کر کے دیکھو وہ بتلائیں گے کہ آپ کے اللہ تعالیٰ نے اپنی غلط کاریوں کے باعث تمام اعلےٰ مخلوقات کو جو آپ کے قرآن کی پیدائشی [illegible] نیکوکارو بہ کار خلقت حتی اپنی عرض جہنم کی نذر و نیاز کر کے اس قدر خلاصی حاصل کی کہ بجائے اپنے آپ سے جہنم بھرنے کے اس مخلوقات کو جہنم کی بھرتی بنا کر خود کو سوا قدم شریف کے بچا لیا۔ اب ہمیں بتلاؤ کہ ان اسباب کی موجودگی میں آپ کا تعلیم کفارہ سے انکار کرنا کیسے جائز ہوا۔ پھر اس پر معترض ہونا کس طرح مباح ٹھہرا آپ نے جو عقلی اعتراضات کفارہ کی تعلیم پر کئے آپ خود اُن سے کیسے بری ہو گئے؟ حق تو یہ ہے کہ اگر کفارہ کی تعلیم مزاج عقل کے خلاف ہے تو آپ کے مسلمات کی تعلیم خدا کی خدائی کے برخلاف ہے۔ پس ہمارے مقابل آپ کی مزاحیت کسی طور سے راست نہیں ٹھہر سکتی۔ اور نہ کفارہ کی تعلیم کا انکار کر سکتی ہے۔

پھر آپ کو ہمارے مقابل اپنے خدا کی وحدت وجودی کی تعلیم کو ضرور دیکھنا تھا۔ آپ کے مسلمات کی آیتِ توحید یہی بتی کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک مخلوق کا حال ہے۔ وہ ہر ایک مخلوق اللہ کا محل ہے۔ جس میں اللہ حلول کی صورت رکھتا ہے۔ کل اقسام کی نیکی اور بدی اللہ کے مخلوق ہیں۔ پس نیکی کے کل اقسام بھی اللہ ہوئے۔ اور بدی کے کل اقسام بھی اللہ ٹھہرے۔ نیکی بدیوں کو لے جانیوالی چھپانیوالی یا تباہ کرنیوالی حقیقت تسلیم کی گئی ہے۔ پس آپ کا آدھا اللہ آپ کے آدھے اللہ کو لیجانے والا۔ چھپانیوالا ثابت ہوا یعنی آپ کا اللہ کا کفارہ ثابت ہوا۔ پھر اُسے کفارہ کی تعلیم سے سبکدوش کر کے رکھنا مزاج عقل و فکر کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ یہ تمہارے مسلمات کا؟

آپ نے شفیع کی شفاعت پر بڑا زور دیا تھا۔ گویا زور بھی آپ کی کمزوری کا نتیجہ تھا۔ حضرت محمد کو آپ نے شفیع مانا تھا پر آپ کی شفاعت ثابت نہ ہوئی۔ پر شفاعت کی حقیقت ہمارا تمہارا مسلم رہی۔ اب آپ سے پوچھتے ہیں کہ شفاعت اور کفارہ میں کیا فرق ہے۔ کیا شفاعت میں شافع کسی کے گناہ چھپاتا ہے۔ یا ننگے کر کے دکھایا کرتا ہے؟ اگر شفاعت کی غایت گنہگاروں کے گناہوں کو چھپانا ہی ہے تو کفارہ کی تعلیم کا حق ہونا ثابت ہوا۔ پھر آپ کو کفارہ کی تعلیم کی تکذیب پر کھڑے ہونا کس عقلمند نے سمجھایا تھا؟

پس جہاں تک آپ کے مسلمات کو دیکھا گیا وہیں تک کفارہ ساز کا سزا کی فلاسفی کا استاد ہونا ہم پر ثابت ہوا۔ اور ساتھ ہی آپ کی فلسفہ دانی کا کفارہ ساز کے مقابل نادانی ہونا ظاہر ہو گیا آپ کے مسلمات سے یہ بات روشن ہو چکی کہ گو سزا کا مقصد گنہگار کی اصلاح کا درست ہو پر قرآن و حدیث کے بیانات اس کی ضرور تکذیب کرتے ہیں۔ وہ دکھاتا ہے کہ خدا جہنم بھرنے کا بھوکا پیاسا تھا۔ تمام اعلےٰ مخلوقات اس نے جہنم بھرنے کے لئے خلق کی اسے جہنم بھرنے کے لئے اپنی خلقت دینی پڑی۔ حتی کہ آپ کو بھی دینا پڑا کہ جہنم کی آگ سے جیتے جی کباب ہو۔ ہم کو اس میں

اطلاع ضروری

حسب معمول اپنے اور اپنے خریداروں کے فائدہ اور آسانی کے لئے ہم ۲۳ جنوری ۱۹۱۴ء کا اخبار اُن صاحبوں کے نام جن کا چندہ بابت ۱۹۱۳ء وصول نہیں ہوا وی پی بھیجیں گے۔ وی۔ پی کے بھیجنے اور وصول کرنے میں کوئی بے عزتی نہیں بلکہ آسانی ہے۔ منی آرڈر کرانیکی تکلیف اٹھانی نہیں پڑتی۔ چونکہ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے اس لئے جن صاحبوں کی طرف سے ۱۹۱۴ء کا چندہ وصول نہیں ان کا اخبار بند کر دیا جائیگا۔

مینیجر۔ نور افشاں

اصلاح کے معانی نظر نہیں آئے۔ صرف آپ نے ناحق کفر و انکار پر اور حق کی تکذیب پر کیوں کمر باندھی ہے ہم اب تک نہیں سمجھے۔ امید ہے کہ آپ یا آپ کا کوئی دوسرا گرو بھائی پھر سمجھانے کی کوشش کرے گا۔

راقم

پادری غلام مسیح از لودیانہ۔

ادعیۃ الکتاب

داعی	دعا صیفہ	دعا باب	دعا آیات	جواب صیفہ	جواب باب	جواب آیات
بنی اسرائیل	گنتی	۲۱	۲-۱	گنتی	۲۱	۳
موسیٰ	〃	۲۱	۷-۴	〃	۲۱	۹-۸
〃	〃	۲۷	۱۷-۱۹	〃	۲۷	۲۳-۱۸
یشوع	یشوع	۷	۹-۱	یشوع	۷	۱۵-۱۰
〃	〃	۱۰	۱۲	〃	۱۰	۱۴-۱۳
بنی اسرائیل	قاضیوں	۱	۱	قاضیوں	۱	۲
〃	〃	۳	۹-۷	〃	۳	۱۱-۹
〃	〃	۴	۳-۱	〃	۴	۵-۴
〃	〃	۶	۶-۱	〃	۶	۱۰-۷
جدعون	قاضیوں	۶	۱۳-۱۱	قاضیوں	۶	۱۴
〃	〃	۶	۱۵	〃	۶	۱۶
〃	〃	۶	۱۷	〃	۶	۱۸
〃	〃	۶	۲۲-۱۹	〃	۶	۲۴-۲۳
〃	〃	۶	۳۷-۳۴	〃	۶	۳۸
〃	〃	۶	۳۹	〃	۶	۴۰
بنی اسرائیل	قاضیوں	۱۰	۱۸-۱۰	قاضیوں	۱۱	۳۳ و ۲۹
منوحہ	〃	۱۳	۸-۱	〃	۱۳	۲۵-۹
سمسون	〃	۱۵	۱۸-۱۴	〃	۱۵	۱۹
〃	〃	۱۶	۳۰-۲۸	〃	۱۶	۳۰
حنّہ	اسموئیل	۱	۱۷-۱	اسموئیل	۱	۳۰ و ۲۹ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۴
سموئیل	اسموئیل	۷	۹-۳	اسموئیل	۷	۱۲-۹
〃	〃	۸	۶-۱	〃	۸	۹-۷
〃	〃	۱۲	۱۸-۱۶	〃	۱۲	۲۵-۱۸
داؤد	۲ سموئیل	۲۳	۲ نیز ۱۱-۱۰	〃	۲۳	۳ نیز ۱۱-۱۰
〃	〃	۳۰	۸-۱	〃	۳۰	۱۹-۸
ناتن	۲ سموئیل	۷	۳-۱	۲ سموئیل	۷	۱۷-۵
داؤد	〃	۱۵	۳۱-۳۰	〃	۱۵	۳۴-۳۲
					۱۶	۱۲
〃	〃	۲۴	۱۰ و ۱۴-۱	〃	۲۴	۱۶-۱۱
〃	〃	۲۴	۱۷	〃	۲۴	۲۵-۱۸

باقی آئندہ

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول من تصنیف ایڈورڈلے آئینٹ صاحب۔ رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادوں کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پڑھانے بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر ۶ر ۹ر ۸ر +

صحت جسمی } من تصنیف قاضی میر محمد۔ کونبھی۔ فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۹۲۔ یہہ نہایت مفید کتاب ہی۔ جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس } من تصنیف عبد الاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی۔ پادری ٹگسین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اردو۔ رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۴ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنادیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہی +

ویدک شائستگی قیمت رومن اردو ۸ر +

ویدوں کی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۸ر +

ذات و چار۔ فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو قیمت ۲ر +

دائی گری } من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براون صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۸ر۔ فارسی اُردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہی۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہی۔ اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران } یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے۔ لہٰذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھر انمیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۸ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہی امید ہی کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہ گورمکھی ٹریکٹ ۹ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ بھگیل سنگھ نمبردار۔ ۲۔ اسبادی نوکری۔ ۳۔ سپنیک جیون۔ ۴۔ پھرکی۔ ۵۔ میں رہدا پھرداہاں۔ ۶۔ ایک ستی دی کتھا۔ ۷۔ دوآت ورن۔ ۸۔ سیونک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو	۸ر +	شعاع نور حصہ اوّل و دوم	۵ر
رابنسن کروسو	۱۲ر +	طیطس رفیق صلیب	۸ر
طلائی شمعدان	۴ر +	تحقیق الاسلام حصہ اوّل	۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ	۸ر +	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۱ر
روح سے معمور زندگی	۴ر +	القاب مسیح	۴ر
طریق دعا	۴ر +	بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴ر

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم لوباشاہ کے اردو کا ترجمہ ہی۔ مجلد بورڈ ۔۴ر +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک .. .. عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک .. .. عگ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد .. .. ہے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک .. .. .. ہے

شرح اُجرت اِشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صہ	مے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	عہ
پورا کالم	للعہ	عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	ام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر- ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا+

نوٹ:- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں+

اطلاع ضروری- (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایکطرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خطوکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہو چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہو مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہو+

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہو- اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں+

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہو- نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کرسکتے ہیں+

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے- اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے ہیں- قیمت عہ/ +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہو اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہو- اگر چھپا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں- فوقی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے- درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں- اور زیادہ کی بھی ضرورت ہو بیخاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہو قیمت ہر جانبیں پیشگی لیجائیگی- نمونہ چار آنے کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہو- باغ دل کے چاروں نمبر ۱۹۱۲ء کے ۱ر فی نمبر لیا جاتا ہو+

درخواستیں بنام پادری ای- ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی- ایل- ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں+

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو- اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۴ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ۸۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھہ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہو- ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہو- اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم- اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں+

سی- بی- ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۵ء

مستقل بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کروڈول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہو- قیمت رکشا لعہ سے عہ کروڈول لعہ+

مزید دریافت کے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں+

پادری ای-ایم- ویری صاحب- ڈی- ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشان کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برودز چھپا+